لاالہ الااللہ کے اعراب، ارکان اور شرائط

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

(سنیئر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: لا إله إلا الله مكانتها، فضلها، وأركانها، شروطها، معناها.

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب کسی بھی جملے کی معرفت موقوف ہے اس کے معنی کے فہم پر تو پھر لاالہ الااللہ، لہذا اسی کے پیش نظر علماء اکرام رحمہم اللہ نے لاالہ الااللہ کے اعراب بیان کرنے کا اہتمام فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ "لا" نافیہ ہے جنس کے لیے، اور "الہ" اس کا اسم ہے جو اس کے ساتھ فتح (زبر) پر مبنی ہے، اور اس کی خبر محذوف ہے جس کی تقدیر "حق" ہے یعنی "لا الہ حق" (کوئی الہِ حقیقی نہیں)۔

اور "الا اللہ" استثناء ہے اس خبرِ مرفوع سے۔

اور الہ کا معنی ہے "المألوہ بالعبادۃ" (یعنی محبت اور تعظیم کے ساتھ جس کی عبادت کی جاتی ہے)۔ وہی ہے جس کی جانب دل کھنچے چلے جاتے ہیں اور اس کا قصد کرکے متوجہ ہوتے ہیں، اس سے فائدے کے حصول یا نقصان سے بچنے کی رغبت کرتے ہوئے۔

اور وہ لوگ غلطی پر ہیں جنہوں نے اس کی خبر اس فقط اس کلمے "موجود یا معبود" کو قرار دیا (یعنی معبود حقیقی کی جگہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یا موجود نہیں انہوں نے قرار دیا)۔ کیوں کہ حقیقت یہ ہے کہ معبودات تو بہت سے موجود ہیں بت ہیں مزارات وغیرہ ہیں، لیکن معبود حقیقی صرف اللہ تعالی ہے اور اس کے سوا جتنے معبودات ہیں وہ باطل ہیں، اور ان کی عبادت بھی باطل ہے۔ تو یہ لاالہ الااللہ کے دونوں ارکان کا تقاضہ ہے۔

لاالہ الااللہ کے دو ارکان

اس کے دو رکن ہیں: پہلا رکن نفی ہے، اور دوسرا رکن اثبات ہے۔

1- نفی سے مراد ہے کہ اللہ تعالی کے سوا ہر ایک کی الوہیت کی نفی جس میں تمام مخلوقات شامل ہیں۔

2- اور اثبات سے مراد ہے، اللہ تعالی کے لئے الوہیت کا اقرار کہ وہ الہِ حق (معبود حقیقی) ہے، اور اس کے سوا جتنے معبودات ہیں جو مشرکین نے بنا رکھے ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ﴾ (سورۃ الحج: 62)

(یہ اس لئے کہ بلاشبہ اللہ تعالی ہی حق ہے، اور اس کے سوا جن کو پکارا جاتا ہے وہ باطل ہیں)

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ لا الہ الا اللہ کی جو الوہیت کو ثابت کرنے پر دلالت ہے، وہ اس سے کئی بڑھ کر ہے کہ یہ کہا جائے "الله إله" (اللہ معبود ہے) وہ اس لئے کیوں کہ "اللہ معبود ہے" کے قول میں اللہ کے سوا غیروں کی الوہیت کی نفی نہیں کی گئی ہے برخلاف اس قول کے کہ یہ کہا جائے "لاالہ الا اللہ" یہ کلمہ اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ الوہیت کو محصور کر دیا صرف اللہ تعالی میں اور اس کے سوا جو بھی ہے اس سے اس کی نفی کی۔ چناچہ وہ لوگ بھی فاش غلطی پر ہیں جنہوں نے "الہ" کا معنی فقط "القادر على الإختراع" (پیدا و اختراع کرنے پر قادر) کیا ہے۔

شیخ سلیمان بن عبد اللہ کتاب التوحید کی شرح میں فرماتے ہیں:

اگر یہ کہا جائے کہ "الإله" اور "الإلهية"، کا معنی تو واضح ہو گیا تو پھر اس بات کا جواب کیا ہے، کہ کہنے والا یہ کہے کہ الہ کا مطلب ہے "القادر على الإختراع" (پیدا و اختراع کرنے پر قادر) یا اس جیسی کوئی عبارت کہے؟

اس کا جواب دو پہلوؤں سے دیا جاتا ہے:

پہلا یہ کے یہ قول نیا بدعتی قول ہے، ہم نہیں جانتے کہ اہلِ علم میں سے کسی نے کہا ہو نہ ہی آئمہ لغت نے، بلکہ جو علماء کا کلام ہے یا آئمہ لغت کا وہ وہی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا لہذا یہ قول باطل ہے۔

دوسرا پہلو یہ کہ اگر ہم اسے تسلیم کریں بالفرض تو یہ الہِ حق کی تفسیر باللازم کہلائے گی یعنی الہِ حق ہونے کا لازمی تقاضہ یہی ہے کہ جو خالق ہو اور پیدا کرنے پر قادر ہو، اگر وہ پیدا کرنے پر قادر نا ہو تو وہ الہِ حقیقی نہیں ہو سکتا ہے، اگرچہ اسے لوگ الہ کہتے پھریں۔ ان کی اس سے مراد ہر گز یہ نہیں ہے کہ جو یہ مانتا ہو کہ بے شک الہ کا معنی ہے جو پیدا کرنے پر قادر ہو تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے، اور اصل مراد اور دار السلام (جنت) کی چابی کو پا لیتا ہے۔ یہ بات تو کوئی بھی نہیں کہتا۔ کیوں کہ اس

سے تو یہ بات لازم آئے گی جو کفار عرب تھے وہ بھی مسلمان تھے۔ اگر یہ بات بھی مان لی جائے کہ بعض متاخرین نے یہی مراد لی ہو گی تو ہو اس میں غلطی پر ہیں اور ان کا رد مختلف دلائل سمعیہ اور عقلیہ (کتاب و سنت و عقلی دلائل) سے کیا جاتا ہے۔

"لا الہ الا اللہ" کی شرائط

کیوں کہ اس کا پڑھنا پڑھنے والے کو فائدہ نہیں دیتا جب تک اس کی یہ ساتوں شرائط نہ پائی جائیں:

1- علم:

اس کا معنی ہے نفی اور اثبات دونوں کا علم ہو۔ جو اس کو ادا کرتا ہے زبان سے، جبکہ وہ اس کا معنی اور تقاضے نہیں جانتا تو پھر وہ اس کو فائدہ نہیں دے گا۔ کیوں کہ جس چیز پر یہ کلمہ دلالت کرتا ہے وہ اس کا اعتقاد ہی نہیں رکھتا، جیسا کہ کوئی شخص ایسی زبان میں کلام کرے جس زبان کو وہ جانتا ہی نا ہو۔

2- یقین:

جو اس کلمے کے علم کا کمال ہے، جو کہ شک اور شبہہ کے منافی ہے۔

3- اخلاص:

جو کہ شرک کے منافی ہے۔ اور اسی بات پر لا الہ الا اللہ دلالت کرتا ہے۔

4- صدق:

یعنی سچائی جو کہ نفاق کے منافی ہے۔ کیوں کہ منافقین بھی یہ کلمہ محض اپنی زبان سے ادا کرتے تھے لیکن یہ کلمہ جس بات پر دلالت کرتا ہے اس کا وہ اعتقاد نہیں رکھتے تھے۔

5- محبت:

اس کلمہ اور جس چیز پر یہ دلالت کرتا ہے اس سے سے محبت ہو اور اس سے وہ خوش ہو بر خلاف منافقین کے۔

6- انقیاد:

یعنی اس کے حقوق کی ادائیگی کی جائے، جو کہ وہ واجب اعمال ہیں کہ جنہیں اللہ تعالی کے لئے اخلاص کے ساتھ اور اس کی رضا طلب کرتے ہوئے ادا کیا جائے۔ کیونکہ دراصل یہی اس کا تقاضہ ہے۔

7- قبول:

جو کہ رد کے منافی ہے، وہ اس طور پہ کے جتنے بھی اللہ تعالی کے اوامر ہیں انہیں مانا جائے اور بجاآوری کی جائے اور جن سے منع کیا گیا ہے اس سے پرہیز کیا جائے۔

ان سات شرائط کو علماء کرام نے کتاب وسنت کے ان نصوص سے جو خصوصی طور سے اس عظیم کلمے کے بارے میں، اس کے حقوق و قیود کے بیان میں آئے ہیں سے استنباط کیا ہے، اور یہ کہ یہ ایسا کلمہ نہیں ہے کہ جسے بس زبان سے ادا کر دیا جائے (بلکہ اس کی شرائط پوری کی جائیں اور تقاضوں پر عمل کیا جائے)۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔